محمد رضوان احمد،
مدرسہ عالیہ کلکتہ

ڈاکٹر محمد اسحاق کی فارسی خدمات

(ایک مختصر جائزہ)

بنگال ہمیشہ سے علم وادب کا گہوارہ رہا ہے۔ ٹیگور، نذرؔل اور وحشتؔ کی اس سرزمین پر ان گنت شعراؑ، ادباؑ، علماؑ، فضلا و محققین پیدا ہوئے اور اپنی بے پناہ صلاحیتوں کی بدولت علم و ادب کے آسمان پر درخشندہ ستاروں کی طرح چمکتے دمکتے رہے ہیں۔ بیسوی صدی کے نصف اول حصے تک بنگال کی سرزمین شمس العلما ہدایت حسین، پروفیسر محفوظ الحق، وحشت کلکتوی، مولانا کفیل احمد، عبدالطیف، قاضی عبدالحمید اور زبیر صدیقی جیسے دانشورانِ شعراؑ، ادباؑ اور محققین فارسی زبان وادب کے علمی وادبی کارناموں سے گونجتی رہی۔

گفتم ہند کے بعد کلکتہ علماء وفضلاؑ سے تقریباً خالی ہوگیا۔ یہ بٹوارہ اپنے ساتھ بربادی اور طوائف الملوکی لے آیا ہر طرف پھیلی بدامنی اوبے چینی نے علماء فضلاؑ کو لکھنے پڑھنے سے معزور کردیا تھا لیکن آخر میں ایک ایسی شخصیت، جس نے اس افراتفری کے عالم میں بھی فارسی کا چراغ روشن رکھا وہ شخصیت کوئی اور نہیں بلکہ ڈاکٹر محمد اسحاق کی تھی۔ ڈاکٹر موصوف نے اُس دور سے ہی جب فارسی کی تابوت میں کیل ٹھونک دی گئی تھی۔ فارسی کا قلم بندر کھا۔ اور اس زبان کی ترقی وترویج اور روابط ہندوایران کو استحکام بخشنے کے لیے اپنے چند دوستوں اور فارسی کے

شیدائیوں کی مدد سے ۱۹۴۶ء میں ایران سوسائٹی نام کی ایک تنظیم قائم کی اور اسکے ایک سال کے بعد اس ادارے سے انڈو ایرانیکا نام کا ایک جرنل شائع کرنا شروع کیا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اپنا علمی و ادبی عنصر بھی جاری رکھا۔

اسحاق صاحب بنیادی طور پر سائنس کے آدمی تھے لیکن قدرت کو ان سے فارسی کا کام لینا تھا۔ پہلے انہوں نے عربی میں ایم۔اے کیا بعد میں فارسی کی ڈگری لی اور اس زبان میں پی، ایچ۔ڈی کی ایک پارسی خاتون کی سرپرستی میں فارسی کی شدبدُ پرا کی اور قدرت کا کرشمہ دیکھئے کہ اپنی محنت ولگن سے فارسی کے ایک جیّد عالم بن کر اُبھرے۔ ایران سوسائٹی کے پلٹ فارسے فارسی کی اتنی خدمت انجام دی کہ ایران میں بھی مقبول ہوئے۔ آج ایران کا شاید ہی کوئی عالم ہوگا جو اسحاق صاحب کے نام سے واقف نہ ہوگا۔ اب آیئے مختصر میں انکے ادبی کارناموں کا ذکر کیا جائے۔ جسے پتہ چل سکے گا کہ ان کی علمیت اور صلاحیت نیز خدمات فارسی کی کیا اہمیت ہے۔ ان کی درج ذیل تصانیف شہر آفاق مقبولیت کی حامل ہیں۔

۱۔ سخنوران ایران درعصر حاضر:

اپنے قیامِ ایران کے دوران ڈاکٹر محمد اسحاق نے دو جلدوں میں اپنی وہ شہر آفاق کتاب تیار کی جسکی پوری دنیا نے پذیرائی کی۔ یہ کتاب انقلاب ایران کے قبل جدید فارسی شاعروں کی سوانح حیات اور ان کے کلام پر مشتمل ہے۔ اپنی اس کتاب کے لیے موصوف نے ایران میں شاعروں سے ذاتی ملاقات کر کے ان کا کلام حاصل کیا تھا۔ آج ایران کے ایک ناشر نے دونوں جلدوں کو ملا کر ایک جلد میں پھر اس کتاب کو شائع کیا ہے۔ یہ کتاب ہندوستان کی مختلف یونیورسٹیوں کے نصاب میں داخل ہے۔

۲۔ ماڈرن پرشین پوئیٹری:

یہ ڈاکٹر محمد اسحاق کی معرکتہ الآ را کتاب ہے۔ جسے انہوں نے کیمرج یونیورسٹی میں پی۔ ایچ۔ ڈی ڈگری کے لیے لکھا تھا۔ اور یہ کتاب لندن میں شائع ہوئی تھی۔ جدید فارسی شاعری ہندوستان میں پہلی اور واحد کتاب تھی۔ جسکو خوب پذیرائی ہوئی۔ اس کتاب میں فارسی کے بعد جدید شعرأ کرام کی خدمات، فارسی نثر کی خصوصیات اور نثر کے اقسام سے بحث کی گئی ہے۔ ایران کے ایک ادیب نے اس کتاب کا فارسی ترجمہ کیا ہے۔ ڈاکٹر محمد منصور عالم بھی اس کتاب کا اردو ترجمہ بہت جلد شائع کر رہے ہیں۔

۳۔ Four Eminent Poetesses of Iran

ڈاکٹر موصوف نے اس کتاب میں چار جدید خواتین شعرأ کی سوانح حیات ان کے کلام کا نمونہ اور ان پر تبصرہ کیا ہے۔ ان چار شاعرات میں رابعہ، قرۃ العین، مہستی اور پروین اعتصامی ہیں۔ اس کتاب میں شامل پروین اعتصامی پر ان کا مقالہ اتنا پرنغز اور شاندار ہے کہ ایران کے مشہور شاعر حبیب یغمائی نے ان کو تعریفی خطوط لکھے تھے۔ پروین اعتصامی سے ڈاکٹر موصوف کی ذاتی راہ ورسم تھی۔ ایران کے قیام کے دوران انہوں نے ان سے ملاقات کر کے ان کا تازہ کلام حاصل کیا تھا۔

۴۔ تاریخ نامہ ہرات فی مدینتہ الوصاف:

متنی تدوین میں بنگال میں شمس العلما ہدایت حسین کا نام سرفہرست ہے۔ اپنے پیشرو کی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے ڈاکٹر محمد اسحاق نے تاریخ نامۂ ہرات مدینتہ الاوصاف'' کی تدوین کر کے اپنی تدوینی صلاحیت کا زبردست مظاہرہ کیا۔ علی گڈھ ملسم یونیورسٹی کی جانب سے شائع شدہ اس کتاب کی خوب پذیرائی ہوئی۔ یہ کتاب متنی تدوین کی بہترین مثال ہے۔

ڈاکٹر موصوف غزنوی کے دور کے شعرأ پر کام کر رہے تھے لیکن وقت کے بے رحم ہاتھوں نے انہیں ہم سے چھین لیا۔ اور یہ کام ادھورا رہ گیا۔ ڈاکٹر محمد منصور عالم کی اطلاع کی مطابق سوسائٹی بہت جلد اس کام کو مکمل کرانے جا رہی ہے۔ ان کتابوں کے علاوہ ڈاکٹر موصوف کے کارنامے بے شمار ہیں لیکن ایران سوسائٹی اور انڈو ایرانیکا کی اشاعت ان کا زبردست کارنامہ ہے۔ انڈو ایرانیکا نہایت ہی تذک اختشام کے ساتھ زیور طبع سے آراستہ وپیراستہ ہو کر ہارے ہاتھوں تک پہنچ رہا ہے۔ انڈو ایران کی اشاعت کے علاوہ ڈاکٹر موصوف نے بے شمار ادبی اور تحقیقی مقالے بھی سپرد قلم کئے ہیں جو نہ صرف ہندوستان کے جرائد میں بلکہ ایران کے مشہور رسالوں کی زینت بھی بنتے رہے ہیں۔

ڈاکٹر موصوف اگر چہ ہمارے درمیان نہیں لیکن ان کے کارنامے ان کو ہمیشہ زندہ رکھیں گے۔ فارسی کی ترقی وترویج کا جب بھی ذکر آئے گا یا فارسی محققین کی جب بھی کوئی فہرست تیار ہوگی ڈاکٹر موصوف کا نام اس میں ضرور شامل رہے گا۔ اور فارسی جب تک زندہ رہے گی ان کا نام احترام سے لیا جائے گا۔

فارسی کے شاعر خواجہ حافظ نے شاید ایسے ہی لوگوں کے لیے کہا تھا۔

ہرگز نہ میرد آنکہ دِلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما